© rasailojaraid.com

فلسطین کے مقدس مقامات کو جس میں مسجد اقصیٰ بھی شامل ہے۔ مسلمانوں سے چھین لینے کی مکمل تیاری کی ہے۔ اس پر عمل کرنے کے لئے اسرائیلی جاسوسوں کو چارہ کے طور پر استعمال کیا ہے۔

فلسطینی بے چارے نہتے بے دست و پا معمولی ہتھیار کے مالک جبکہ اسرائیل اپنے خطے کی سپر پاور ہے۔ مگر اس کے حملوں اور امریکہ کے منافقانہ رویوں نے مسلمہ امہ کو چونکا دیا ہے۔ تمام مسلمانوں میں فلسطینیوں کی مدد کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ اسرائیل کا غرور بہت جلد خاک میں مل جائے گا۔

فلسطینی عوام یہودیوں کی پے در پے دھوکہ بازیوں سے تنگ آ کر میدان جنگ میں اتر آئے ہیں۔ امن مذاکرات پر ان کا ایمان متزلزل ہو چکا ہے اور ان کے دلوں میں یہ با[illegible] گئی ہے کہ وہ اپنے خون سے ہی فلسطین کو آزاد کروا سکتے ہیں۔ اب [illegible]ضیٰ کو آزاد کروانے کا آغاز ہو چکا ہے۔ اب فلسطینی مرد عورتیں اور بچے یہودیوں کا پنجہ استبداد توڑنا چاہتے ہیں۔

اب امت مسلمہ کو بھی چاہئے کہ وہ ایک ہو جائے ان کے حکمران سر جوڑ کر بیٹھیں۔ متحد و متفق ہو کر کفر کا مقابلہ کریں۔ آپس کے تنازعات کو ختم کریں۔ ارشاد ربانی ہے۔

- ”والذین کفر وابغضهم اولیاء بعض الا تفعلوا تکن فتنه فی الارض و فساد کبیر۔“

عرب ممالک اگر چاہیں تو ایک دن میں بیت المقدس واپس لے سکتے ہیں اور اسرائیل سے ہمیشہ سے نجات مل سکتی ہے۔ عرب ممالک اپنے سب سے بڑے ہتھیار ”تیل“ کو یہودیت کے خلاف استعمال کیوں نہیں کرتے؟ یہ کوئی سرحدی جھگڑا نہیں بلکہ بیت المقدس پر جارحانہ قبضہ کا معاملہ ہے۔ اس سے مسلمانوں کے لئے متحد و متفق ہونا وقت کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ اسرائیل کے ناپاک عزائم خاک میں ملائے جا سکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عیسائیوں کے مظالم مسلمانوں پر

جب ۱۰۹۹ء مطابق ۴۹۱ھ میں یروشلم پر عیسائیوں نے فتح پائی تو مغلوب مسلمان عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کے ساتھ جو ظالمانہ حسرت ناک جگر دوز اور زہر شگاف سلوک انہوں نے کیا۔ تہذیب و شائستگی آج تک اس پر آنسو بہا رہی ہے۔ یہ دردناک کیفیت عیسائی اور مسلمان مورخوں نے صلیبی جنگوں کے ضمن میں بالوضاحت لکھی ہے۔ یہاں ہم ایک فرانسیسی مصنف مچاؤ کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے:۔

”گلی کوچوں، گھروں اور مسجدوں و خانقاہوں میں جہاں جہاں مسلمان نظر آئے ان کا قتل عام شروع ہو گیا جب عیسائی مسجد عمر پر قابض ہو گئے تو دیکھا کہ وہ مسلمان عورتوں، بچوں اور بوڑھوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے۔ عیسائی سوار اور پیادے اس میں داخل ہو گئے اس مہیب ہنگامہ کے درمیان سوائے گریہ وزاری اور موت کی چیخوں کے کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔“

ریمنڈ دی اگلیس کا یہ چشم دید بیان ہے کہ مسجد کے اندر اور صحن میں عیسائی سواروں کے گھوڑے خون میں گھٹنوں تک ڈوبے ہوئے تھے اور یروشلم کے گلی کوچے اور معبد بے گور و کفن لاشوں سے اٹے پڑے تھے۔ اس قتل عام سے جو مچاؤ لکھتا ہے:

”جب مسلمانوں کو اس فتویٰ کا علم ہوا تو بعضوں نے شہر پناہ سے کود کر موت سے بچنے کی ناکام کوشش کی، کئی اجل گرفتہ گروہ در گروہ محلوں اور میناروں خاص کر مسجدوں میں جا گھسے لیکن عیسائیوں نے ان کو کہیں بھی پناہ نہ لینے دی۔ لاشوں کے ڈھیر ہر جگہ نظر آ رہے تھے جو مسلمان بچ رہے تھے ان کو حکم ہوا کہ بازاروں اور گلیوں میں لاشوں کے جو انبار ہیں ان کو خندقیں کھود کر دفن کر دیں تاکہ راستے صاف ہوں اور وبائی بیماری نہ پیدا ہو جائے۔ مسلمان روتے تھے اور لاشوں کو اٹھا اٹھا کر باہر لے جاتے تھے۔ یہ خون ریزی برابر ایک ہفتہ تک جاری رہی۔“

مشرقی اور لاطینی مورخ مسلمان مقتولوں کی تعداد بیان کرنے میں متفق ہیں کہ ستر ہزار سے زیادہ مسلمان قتل کئے گئے۔ لوٹ مار مکانوں اور مسجدوں پر زبردستی قبضہ اس غارتگری کے علاوہ تھا۔

© rasailojaraid.com